سوال

(199) کوئی شخص فرض نماز ادا کرے اور سنت مؤکدہ یا غیر مؤکدہ..الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی شخص فرض نماز ادا کرے اور سنت مؤکدہ یا غیر مؤکدہ ترک کردے تو خدا کے پاس اس ترکِ سنت کا کیا مواخذہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنتوں کی وضع رفع درجات کے لیے ہے۔ ترک سنن سے رفع درجات میںکمی رہتی ہے مواخذہ نہیںہوگا۔ ان شاء اللہ (مولانا ثناء اللہ امر تسری)

شرفیہ

ترک سنن کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ گاہے بگاہے ترک ہو جائیں دوسری صورت یہ کہ ہمیشہ ترک ہو جائیں اس کی بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ انکار ہے تو وہ اس حدیث کا مصداق ہوگا۔

قال ﷺ من رغ عن سنتی فلیس منی متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۷۔ ج ۱

دوسری حدیث میں ہے:

ستۃ لعنتھم و لعنھم اللہ و کل نبی یجاب الی قولہ والتارک لسنتی مشکوٰۃ ص ۲۲، ج ۱

دوسری صورت یہ کہ دوامی ترک بہ سبب تساہل ہو یہ آیت شریفہ {قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی} (پ ۳ ع ۱۰) کے خلاف ہے نیز دوسری حدیث میں ہے:

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اول ما یحاسب العبد یوم القیامۃ من عملہ صلاتہ فان صلحت فقد افلح وانجح فان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضۃ شئی قال الرب تبارک وتعالیٰ انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بھا من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذالک الی اٰخرہ رواہ ابوداؤد سکت علیہ ھو والمنذری ورواہ ایضًا ابوداؤد من روایۃ تمیم الداری رواہ باسناد صحیح وفی الباب عن انس عند الطبرانی فی الاوسط والضیاء فی المختارۃ قال فی السراج حدیث صحیح قالہ شیخ کذا فی تنقیح الروایۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ ص ۲۴۸، ج ۱

اور ایسے لوگ شاذونادر ہی ہوں گے جن کے فرائض میں کسی قسم کی کمی نہ ہو لہٰذا ترک سنن دوامی طور پر یا اکثری ہو سب باعث خسران ہے۔ اعاذنا اللہ منہ (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

(فتاویٰ ثنائیہ ص۶۲۷ ج ۱)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد04ص276

محدث فتویٰ